Al-Azhār

Volume 7, Issue 1 (Jan-June, 2021)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

Article DOI: https://doi.org/ 10.46896/alazhr.v7i01.62

Title Letters in the Light of Imam Rabbani Theory of Ethics: Research Study

Author (s): Dr. Hafiz Ghulam Anwar Al-Azhari and Zahoor Alam

Received on: 29 June, 2020
Accepted on: 29 May, 2021
Published on: 25 June, 2021

Citation: Dr. Hafiz Ghulam Anwar Al-Azhari and Zahoor Alam, "Construction: Letters in the Light of Imam Rabbani Theory of Ethics: Research Study," Al-Azhār: 7 no, 1 (2021): 172-184

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

مکتوبات حضرت امام ربانیؒ کی روشنی میں نظریہ اخلاق: تحقیقی مطالعہ

Letters in the Light of Imam Rabbani Theory of Ethics: Research Study

*ڈاکٹر حافظ غلام انور الازہری

** ظہور عالم

Abstract

Sufis established organized circles in different parts of the world for the training and reform of humanity. Introduced a spiritual system through preaching and exhortation. In this system, morality is of great importance. That is why different aspects of morality have been described differently in both primary and secondary sources of Sufism. Hazrat Imam Rabbani Sheikh Ahmad Sirhindi is counted among the Sufis of the eleventh century and his writings are counted among the important books of Sufism. Hazrat Imam Rabbani has also mentioned various aspects of morality in the letters he wrote to the powerful Sufis of his time, the great government, eminent scholars, disciples and other saints. In which both good morals and blackness have been described in great detail. There is a need today to spread the teachings of HazratMujaddid Pak and to follow them and work day and night to eradicate evils through hands, tongue and pen.

Key Word:ImamRabbani,Sufism,Government,Mujaddid Pak.

---

*صدر شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد کشمیر

**لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، نمل، اسلام آباد

1۔ موضوعِ تحقیق کا تعارف، ضرورت و اہمیت اور پسِ منظر

لفظِ اخلاق جب بھی ذہن میں آتا ہے تو انسان کے سامنے ایک ایسا خاکہ ابھر کر آجاتا ہے جسے ہر بندہ اپنانے کی سعی کرتا ہے۔ کیونکہ اخلاق ہی ایک وصف ہے جو انسان اس سے موصوف ہوتا ہے، دنیا میں اُسے کامل انسان سمجھا جاتا ہے۔ اخلاق وہ عمدہ دوا ہے جو انسان کے دل و دماغ دونوں کو جلا بخشتی ہے۔ دنیا میں نبی اکرم ﷺ کی ہستی وہ واحد ذات ہے جن کا اسوۂ حسنہ انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی پیروی دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز کر کے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔[1]

"اور بے شک آپ خلقِ عظیم کے منصب پر فائز ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد انسانیت کے لیے اعلیٰ رویوں، اعلیٰ اطوار، اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ عادات کا ظہور ہے، ہر قسم کا اعلیٰ خلق حضور ﷺ کو عطا کر دیا گیا ہے۔ عمومی طور پر قول و فعل میں تضاد کو اخلاقی کمزوریوں کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے کہ ایک انسان کی گفتگو تو بہت اعلیٰ ہے لیکن عملی اعتبار سے وہ بہت ہی نچلے درجے میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اقوال و افعال میں تضاد نہیں تھا، آپ ﷺ جس چیز پر خود عمل پیرا ہوتے اُسی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے۔[2] یعنی قرآن کریم پر عمل کرنا ہی آپ ﷺ کا اخلاق ہے۔ صحابہ کرامؓ چونکہ آپ ﷺ کے اعمال اور عادات و اطوار کو دیکھ کر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے، اس لیے آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کا وافر حصہ صحابہ کرامؓ میں منتقل ہوا۔ پھر اِن ہستیوں نے اپنے بعد آنے والے لوگوں کو بھی اسی اخلاق کو اپنانے کی تعلیم دی۔ صوفیاء کرام نے انسانیت کی تربیت و اصلاح کے لیے دنیا کے مختلف علاقوں میں منظم حلقے قائم کیے۔ وعظ و نصیحت اور تزکیہ و تربیت کے ذریعے ایک روحانی نظام کو رواج دیا۔ اس نظام میں اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تصوف کے مصادر اولیہ و ثانویہ دونوں میں اخلاق کے مختلف پہلوؤں کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ کا شمار گیارہویں صدی ہجری کے صوفیاء کرام میں ہوتا ہے اور آپؒ کے مکتوبات کو تصوف کی اہم کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت امام ربانیؒ نے اپنے وقت کے مقتدر صوفیاء کرام، اکابرین حکومت، جید علماء کرام، مریدین اور دوسرے سائلین کے نام جو مکتوبات تحریر کیے اُن میں اخلاق کے مختلف پہلوؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن میں اخلاقِ حسنہ اور سیئہ

دونوں کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں انہی اخلاقی پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

2۔ سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

یہ موضوع چونکہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اس لیے محققین نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس موضوع کے مختلف پہلوؤں پر جو کتب تحریر کی گئیں اُن میں سے عبد الحق اسامہ کی "تعمیر اخلاق"[3]، محمد امجد علی اعظمی کی "اسلامی اخلاق و آداب"[4]، میاں جمیل احمد شر قپوری کی "مسلک مجدد"[5]، مولانا محمد حفظ الرحمن کی "اخلاق و فلسفہ اخلاق"[6]، مولانا سید زوار حسین شاہ کی "مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی"[7]، محمد کریم سلطانی کی "تعلیمات امام ربانی"[8]، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کی "ارمغان امام ربانی"[9]، پروفیسر عبد الباری صدیقی کی "مکتوبات بحیثیت مآخذ ایمانیات"[10]، پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی کی "اخلاق کی پاکیزگی،[11]، عبد الحکیم خان مجددی شاہ جہانپوری کی "مجددی عقائد و نظریات"[12]، مولانا محمد اشرف عثمانی کی "ارشادات مجدد الف ثانی"[13]، غلام مصطفی مجددی کی "مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا"[14]، صوفی غلام سرور نقشبندی کی "فکر امام ربانی"[15]، پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کی "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مکتوبات مجدد الف ثانی کے آئینے میں"[16]، محمد سعید نقشبندی کی "مسلک امام ربانی مکتوبات کی روشنی میں"[17]، ڈاکٹر ابو الخیر زبیر کی "امام ربانی اور اتباع رسول گرامی"[18]، مولانا منظور نعمانی کی "تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانی"[19]، مولانا محمد اشرف عثمانی کی "ارشادات مجدد الف ثانی"[20]، صوفی غلام سرور نقشبندی کی "نذر مجدد"[21] اور "مکتوبات امام ربانی میں عقائد اہل سنت و جماعت"[22]، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کی "مکتوبات امام ربانی کے مآخذ"[23]، صوفی غلام سرور نقشبندی کی "فکر امام ربانی"[24]، "آسمان نقشبندیت فلک مجددیت کا کوکب درخشاں"[25]، صاحبزادہ محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد کی "باقیات جہان امام ربانی"[26] اور صاحبزادہ محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد کی "جہان امام ربانی"[27] دستیاب ہوئی ہیں۔ اِن موضوعات پر جو تحقیقی مضامین میسر آئے اُن میں ڈاکٹر محمد زبیر اور ڈاکٹر عدنان ملک کا "مکتوبات امام ربانی کا تاریخی و تحقیقی جائزہ"[28]، پروفیسر ڈاکٹر محفوظ احمد کا "مکتوبات حضرت امام ربانی میں مباحث سیرت"[29]، محمد عظیم فاروقی کا "تطہیر فکر و عمل میں مکتوبات امام ربانی کا منہج: ایک جائزہ"[30]، ڈاکٹر محمود احمد غازی کا "نقد و تبصرہ: تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانی"[31]، صاحبزادہ ساجد الرحمن کا "امام ربانی کی تعلیمات تصوف"[32] قیصر ایوب کا "ترکی میں منعقدہ پہلا بین الاقوامی امام ربانی سیمپوزیم"[33]، ڈاکٹر ریاض خان الازہری اور بشارت حسین شاہ ترمذی کا "سماع و وجد میں مجدد الف ثانی اور امام ابن تیمیہ کے افکار کا تقابلی مطالعہ"[34]، ڈاکٹر محمد نعیم الازہری کا "شریعت کی حقیقت اور تعبیرات (افکار مجدد

الف ثانی کا ایک فنی زاویہ نگاہ)"[35]،ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کا "افکار مجدد الف ثانی پر تحقیقی کام: مختلف جہتیں (مکتوبات مسعودی کی روشنی میں)"[36]، محمد عظیم فاروقی کا "حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات کا تحقیقی مطالعہ "[37]، ص:۱۹۹۔۲۱۸، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس کا "نبوت ورسالت کی ضرورت اور رسالت محمدی ﷺ کا ثبوت (حضرت مجدد الف ثانی کے افکار کا مطالعہ)"[38]، ص:۵۹۔۷۱،ڈاکٹر محمود احمد غازی کا "احمد بن عبد الاحد سرہندی فاروقی (مجدد الف ثانی) کے نزدیک عقائد اہل السنت والجماعت "[39]،ڈاکٹر سید محمد ابو الخیر کشفی کا "تجلیات محمد ﷺ اور حضرت مجدد الف ثانی "[40]، محمد اقبال مجددی کا "میر محمد نعمان بدخشی اولین خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی "[41]،انصر جمال کا "تفسیر روح المعانی میں شیخ مجدد الف ثانی کے علمی آثار "[42]،افتخار احمد خان کا "شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا عربی اسلوب نگارش "[43]،ڈاکٹر محمد ریاض محمود کا "فرد کی تربیت میں حضرت مجدد الف ثانی کا منہج "[44]،ڈاکٹر نور احمد شاہتاز کا "حضرت مجدد الف ثانی کے فقہی افکار و نظریات مکتوبات کی روشنی میں "[45]، پروفیسر محمد مسعود احمد کا "حضرت مجدد مغرب میں "[46]،ڈاکٹر طاہر خان کا "شیخ احمد سرہندی کے تجدیدی کارنامے "[47]،ڈاکٹر فضل الرحمن کا "انتقاد: انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی "[48]،ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی کا "شیخ احمد سرہندی اور اہل حکومت میں شریعت کی ترویج "[49]اورڈاکٹر امان اللہ بھٹی اور ڈاکٹر احسان الرحمن غوری کا "شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) کا اصلاح تصوف میں کردار، [50]بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مندرجہ بالا کتب و مضامین میں زیر نظر موضوع کا بہت سامواد ضمنی وجزوی طور پر ضرور زیر بحث آیا ہے مگر زیر نظر عنوان پر بعینہ کوئی تحریر نہیں لکھی گئی۔ زیر نظر مقالہ کو چھ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے جز میں موضوع تحقیق کا تعارف، ضرورت و اہمیت اور پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے جز میں سابقہ تحقیقی کام کے جائزہ کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے جز میں اخلاق کا مفہوم اور اقسام بیان کی گئی ہیں۔ چوتھے جز میں امام ربانی اور ان کے مکتوبات کا مختصر سا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ پانچویں جز میں مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں نظریہ اخلاق کو بیان کیا گیا ہے اور چھٹے اور آخری جز میں خلاصہ بحث بیان کیا گیا ہے۔

3۔ اخلاق کا مفہوم واقسام

لفظ اخلاق خ۔ل۔ق سے بنا ہے۔ اگر یہ نصر ینصر کے وزن پر آئے تو اس کا معنی پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا اور بوسیدہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، سمع یسمع سے چکنا و نرم ہونے اور بوسیدہ ہونے کے معنی میں آتا ہے اور کرم یکرم سے بوسیدہ ہونے اور نرم ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ ان معانی کے علاوہ یہ لائق ہونا، سزوار ہونا، اچھے اخلاق والا ہونا، خلوق لگانا کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔[51] اصطلاح میں اخلاق سے مراد ایک ایسا

ملکہ ہے جس سے افعال آسانی سے ادا ہو جاتے ہیں۔[52] اخلاق کی بنیادی طور پر دو بڑی قسمیں ہیں۔ کسی انسان میں پائے جانے والے اوصاف اور عادات و اطوار دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک اچھے اور عمدہ اوصاف جن کو اخلاق حسنہ کہا جاتا ہے اور دوسرے ادنیٰ اور کمتر اوصاف، جن کو اخلاق سیئہ اور اخلاق رذیلہ کہا جاتا ہے۔

4۔ امام ربانی اور اُن کے مکتوبات کا تعارف

آپؒ کا اصل نام شیخ احمد سرہندی تھا۔ ۵ جون ۱۵۶۴ء کو جمعہ کے دن آپ کی ولادت ہوئی۔[53] بدر الدین لقب اور ابو البرکات آپؒ کی کنیت تھی۔[54] آپؒ کے والد کا نام شیخ عبد الاحد تھا جو کہ اپنے دور کے بلند پایہ عالم تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی جبکہ دیگر علوم اسلامیہ اپنے دور کے مقتدر اور جید علماء کرام سے حاصل کیے۔ سترہ برس کی عمر میں تعلیم مکمل کر کے آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔[55] کم عمری میں ہی آپ نے مختلف عربی کتب پر حواشی تحریر کیے۔[56] سلسلہ چشتیہ اور قادریہ میں آپ نے اپنے والد گرامی سے نسبت حاصل کی جبکہ سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ باقی باللہؒ سے فیض حاصل کیا۔ آپؒ نے نہ صرف اپنے مکتوبات کے ذریعے قرآن و سنت کی ترویج کی بلکہ شریعت و طریقت، روحانیت اور نظام حکومت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی۔

مکتوبات امام ربانی تین دفاتر پر مشتمل ہے۔ پہلے دفتر میں ۳۱۳ مکتوب ہیں، اس کو حضرت مجدد الف ثانی کے مرید خواجہ یار محمد جدید بدخشی طالقانی علیہ الرحمہ نے جمع کیا۔ اس دفتر کا تاریخی نام "در المعرفت" ہے۔ دوسرے دفتر میں ۹۹ مکتوب ہیں، اس کو خواجہ عبد الحئی بن خواجہ چاکر حصاری نے جمع کیا۔ اس کا تاریخی نام "نور الخلائق" ہے۔ تیسر دفتر میں ۱۲۴ مکتوب ہیں، اس کو خواجہ محمد ہاشم کشمی برہان پوری نے جمع کیا۔ اس کا تاریخی نام "معرفت الخلائق" ہے۔[57] عربی اور اردو زبان میں اس کے متعدد تراجم کیے جا چکے ہیں۔

5۔ مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں نظریہ اخلاق

دعوت و تبلیغ کے اہم ذرائع میں سے ایک موثر ذریعہ مکتوب نگاری بھی رہا ہے۔ مختلف انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانوں کی اصلاح کے لیے دوسرے ذرائع کے ساتھ اس کا استعمال بھی کیا۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک مکتوب کا ذکر کیا گیا ہے جس میں آپ علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو حق قبول کرنے کی دعوت دی۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی مختلف حکمرانوں اور امراء کو مکتوبات کے ذریعے دعوت اسلام دی۔ کتبِ سیرت، حدیث اور تاریخ میں تین سو کے قریب ایسے مکتوبات کا ذکر ملتا ہے۔ اُن میں سے کچھ اصلی حالت میں ابھی بھی موجود ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء راشدین نے بھی اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ یہ

حضرات اپنے عمال کو مکتوبات کے پیغام ارسال کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ان روایات کے امین خانقاہوں سے وابستہ مشائخ عظام نے خط و کتابت کے ذریعے دین اسلام کی دعوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا شمار انہی مشائخ عظام میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے اپنے مکتوبات کے ذریعے مختلف لوگوں کی رہنمائی فرمائی۔ ان میں ہمیں بہت سارے ایسے مکتوبات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جن کا تعلق اخلاق کے ساتھ ہے۔ اخلاق سے متعلق مکتوبات دو طرح کے ہیں، کچھ کا تعلق شخصی تعمیر کے ساتھ ہے جبکہ کچھ کا تعلق اصلاح معاشرہ کے ساتھ ہے۔ ذیل میں ان دونوں کی وضاحت پیش کی جارہی ہے:

I۔ شخصی تعمیر میں اخلاق کا اثر

انسان کی شخصیت کو سنوارنے میں اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ صاحب اخلاق انسان نہ صرف اپنوں میں مقبول ہو جاتا ہے بلکہ بیگانے بھی اس کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ شخصی تعمیر کے لیے کچھ چیزوں کو اپنانا اور کچھ کو چھوڑنا اور اُن سے دور رہنا ضروری ہے۔ گانا اور موسیقی ایک ایسی چیز ہے جس سے دور رہنا بہت ضروری ہے۔ شریعت اسلامیہ میں اس سے بچنے کی بڑی سختی سے تاکید کی گئی ہے۔ حضرت امام ربانیؒ اس سے بچنے کی تلقین کرے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں ، یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور سم قاتل ہے جو شکر سے آلودہ ہے۔[58] گانا بجانے کی حرمت پر قرآن کریم کی بہت ساری آیات دلالت کرتی ہیں۔ ایک جگہ ان الفاظ میں حرمت بیان کی گئی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ۔[59]

"اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لہو الحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ یہ آیت کریمہ ایک قریشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جس نے نغمہ گانے والی لونڈی خریدی تھی۔[60] احادیث طیبہ میں گانا بجانے اور سننے والے سے متعلق بڑی سخت وعید کا اعلان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو گانے والی کے پاس بیٹھے اور کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ تعالی عزوجل بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا ۔[61] شریعت اسلامیہ نے شخصی اخلاق کی تعمیر کے لیے جن چیزوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اُن میں سے ایک غیبت ہے۔ یہ ایک گناہ ہے جس کی ندامت اور توبہ کے باوجود اس وقت تک معافی نہیں جب تک وہ آدمی

معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے شریعت اسلامیہ میں اس کو مہلک اور سنگین ترین گناہوں میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی دیمک ہے جس نے ہمارے معاشرتی تعلقات کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ یہ ہمارے معاشرے میں اس مروج ہو چکی ہے کہ شاید ہی معاشرے کا کوئی اس گناہ سے خالی ہو۔ اس کی سنگینی کے پیش نظر امام ربانیؒ اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگوں کی غیبت اور نکتہ چینی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ شریعت میں ان دونوں بُری خصلتوں کے بارے میں بڑی وعید آئی ہے۔[62] قرآن کری میں اس کی مذمت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ-[63]

"ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارہ نہ ہو گا اور اللہ سے ڈرو بے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

بہت ساری احادیث طیبہ میں بھی غیبت کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ غیبت زنا سے زیادہ کیسے سخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے جبکہ غیبت کرنے والے کی اس وقت تک بخشش نہیں ہو جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی گئی۔[64] شخصی تعمیر کے لیے کچھ ایسی چیزوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک فرض نماز کی پابندی ہے۔ قرآن و سنت میں اس حوالہ سے بہت زیادہ ہدایات ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت امام ربانیؒ اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ فرائض ہیں یا نوافل۔ فرائض کے مقابلہ میں نوافل کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ کسی بھی وقت میں صرف ایک فرض ادا کرنا ایک ہزار سال نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ چاہے نفلی عبادت کی ادائیگی میں نیت کتنی ہی خالص کیوں نہ ہو چاہے وہ کوئی بھی نفلی عبادت ہو۔ جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، فکر و ذکر وغیرہ۔ میرے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے دوران کسی سنت کی رعایت کرنا اور مستحب کی حفاظت کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف دیکھا تو آپؓ کو ایک بندہ نظر نہ آیا۔ آپؓ نے اس سے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ وہ رات کا اکثر حصہ جاگ کر عبادت کرتا رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی آنکھ نہ کھلی ہو۔ آپ نے فرمایا: وہ ساری رات سو کر گزارتا اور صرف فجر کی نماز باجماعت ادا کر لیتا تو یہ ساری رات جاگ کر عبادت کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ لہذا ایک

مستحب پر عمل کرنا اور کراہت سے دور رہنا اگرچہ کراہت تنزیہی ہو، ذکر و فکر اور مراقبہ و توجہ سے بہت درجے افضل ہے اور مکروہِ تحریمی سے بچنا تو بطریقِ اولیٰ بہتر ہے۔ لیکن اگر مستحبات کی پابندی اور کراہت سے دوری کے ساتھ یہ امور بھی سرانجام دے تو اس میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے ایک یا دو پیسے ادا کرنا پہاڑوں کی مقدار کے برابر سونا صدقہ کرنے کئی درجے افضل ہے۔ نماز عشاء کو رات کے آخری نصف میں اس لیے ادا کرنا تاکہ تہجد کے نوافل بھی کر لیے جائیں، ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے احناف کے نزدیک رات کے آخری نصف تک نماز عشاء کو موئخر کرنا مکروہ ہے اور یہاں کراہت سے کراہت تحریمی مراد ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء احناف نے کہا ہے کہ نماز عشاء کو نصف اول تک ادا کرنا مباح ہے اور اس کے بعد ادا کرنا مکروہ ہے۔ جو مکروہ مباح کے مقابلہ میں آتا ہے اس کو مکروہ تحریمی کہا جاتا ہے۔ فقہاء شافعیہ کے نزدیک رات کے آخری نصف میں نماز عشاء کی ادائیگی تو جائز ہی نہیں ہے۔ ادائے تہجد کی غرض سے وتر کو موئخر کرنا کافی ہے اور اس طرح کی تاخیر مستحب ہے کہ وتر عمدہ وقت میں بھی پڑھے جائیں گے اور سحری کے لیے جاگنے اور تہجد کی ادائیگی کی غرض بھی مل جائے گی۔ لہٰذا یہ کام چھوڑ کر پچھلی ساری نمازوں کی قضا کرنی چاہیے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے وضو کے ایک مستحب کے رہ جانے کی وجہ سے چالیس کی ادا کی ہوئی نمازوں کی قضا کی تھی۔[65] اسلامی تعلیمات میں اس بات پر بڑی سختی سے زور دیا گیا ہے کہ انسان اپنے ظاہر کو شرعی احکام سے آراستہ و پیراستہ کرے اور اپنے باطن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی سب سے خالی کر دے۔ اس ضمن میں حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک انسان کے لیے حقیقت میں ظاہری دولت اور کامیابی یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر کو احکام شرعیہ سے آراستہ کر لے اور معنوی اور باطنی کامیابی یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی سب چیزوں سے خالی کر دے دیکھیں کس خوش نصیب کو ان دونوں نعمتوں سے مالا مال فرماتے ہیں۔[66] دین اسلام میں نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ اسلام کے نزدیک کامیابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے، ذاتی خواہشات کو رد کر دیا جائے۔ اس ضمن حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ انسان کا نفس امارہ سرداری اور جاہ کی چاہت پر بنایا گیا ہے اس کا ہمیشہ یہ ارادہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ہم عصروں پر فوقیت حاصل کرے۔ اور اس کی ذات کا تقاضا یہ ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہو اور اس کے احکام اور پیروی کرے اور وہ خود نہ کسی کا محتاج ہو اور نہ اس پر کوئی حاکم ہو۔ یہ حقیقت میں اس کی طرف سے خدائی کا دعویٰ ہے بلکہ یہ تو نفس شرکت پر بھی خوش نہیں ہوتا۔ یہ چاہتا ہے کہ صرف یہی ایک حاکم اور باقی سب لوگ اس کے محکوم ہوں۔ اپنے نفس کی پرورش کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے دشمن کی مدد کرنا اور اس کو

مضبوط کرنا ہے۔ اس کی قباحت کو اچھی طرح محسوس کرنا چاہیے۔ کمینی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وجہ سے ملعون ہے کہ دنیا کا حصول نفس کی مرادیں حاصل ہونے میں اس کا معاون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دشمن کی مدد کرے گا وہ ہر حال میں لعنت کا مستحق ہو گا۔ فقر نبی اکرم ﷺ کا فخر ہے کیونکہ فقر میں نفس کی نامرادی ہے اور یہ فقر نفس کو عاجز و بے بس کر دیتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت سے مقصود اور شرعی احکام کا مکلف بنانے سے مقصود نفس امارہ کو عاجز بنانا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں خواہشات نفسانیہ کو دور کرنے کے لیے وارد ہوئی ہیں جس قدر شرعی احکام پر عمل ہو گا اسی قدر نفسانی خواہشات دور ہوں گی۔ لہذا کسی ایک شرعی حکم پر عمل کرنا نفسانی خواہشات کو دور کرنے میں ان ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے بہتر ہے جو اپنے طور پر کیے جائیں۔ مختصر یہ ہے کہ جب تک نفس کا تزکیہ نہ کیا جائے اس وقت تک اپنے آپ کو بزرگ جاننے کی خباثت سے نہیں نکل سکتا۔ اس مرض کو ختم کرنے کی فکر بہت زیادہ ضروری ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ مرض انسان کو آخرت میں نجات سے محروم کر دے۔ ہر وقت کلمہ طیبہ کا تکرار رہنا چاہیے کیونکہ نفس امارہ ہر وقت خباثت کرنے پر تُلا رہتا ہے۔"[67] نفسِ امارہ کی پیروی کرنا تمام برائیوں کی جڑ اور اصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نفسِ امارہ انسان کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ سب مخلوقات پر حاکم بنے اور باقی تمام مخلوقات اس کی محکوم ہوں۔ کوئی بھی اس کا حکم ٹالنے والا نہ ہو۔ اس لحاظ سے جو بندہ بھی اس کی مخالفت میں آئے گا یہ اس کو ختم کرنا چاہے گا تاکہ باقی لوگ اس مخالفت کرنے والے کا ساتھ نہ دیں۔

ii۔ اصلاحِ معاشرہ میں اخلاق کا اثر

جس طرح شخصیت کی تعمیر کے لیے اخلاق نہایت ضروری ہے اسی طرح معاشرے کی اصلاح کے لیے بھی اخلاق کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس دور میں معاشرے میں اعتقادی اور سماجی دو طرح کی برائیاں موجود تھیں، حضرت امام ربانیؒ نے اپنے مکتوبات کے ذریعے ان دونوں کی اصلاح فرمائی ہے۔ اعتقادی برائیوں سے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ جس چیز کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اور بہت زیادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے مطابق اپنے عقائد کو درست کرے، پھر فقہی احکام کے مطابق فرائض، سنن، مستحبات و واجبات، حلال و حرام اور مکروہ و مشتبہ سمیت تمام احکام کے علم کے حصول کے بعد ان سب پر عمل کرے۔ جب یہ دونوں اعتقادی و عملی پہلو حاصل ہو جائیں تو پھر اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملے تو عالم حقیقت کی طرف پرواز کرے۔ ان دونوں چیزوں کے بغیر حقیقی عالم کی طرف جانا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو نبی اکرم ﷺ کی اتباع و پیروی کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔[68] اللہ تعالیٰ نے بے شمار مخلوقات

کو پیدا فرمایا اور ان تمام میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ پھر انسانوں کے مختلف درجات ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام وہ ہستیاں ہیں جن تمام انسانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ تمام انسان مل کر کسی ایک نبی کے مرتبہ اور فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں اللہ تعالیٰ نے مختلف درجات پیدا فرمائے۔ ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی۔ نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اعلیٰ و افضل بنایا ۔ حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کے دور میں کچھ لوگوں کا گمان تھا کہ ولی کا مرتبہ نبی سے زیادہ ہوتا ہے، اس وہم کو دور کرنے کے لیے آپؒ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنے پر ثابت قدم رکھے۔ کچھ مشائخ نے سکر وقت بولا ہے کہ ولایت نبوت سے اعلیٰ ہے۔ کچھ دوسرے مشائخ نے اس ولایت سے نبی کی ولایت مراد لی ہے تاکہ ولی کے نبی سے افضل ہونے کے وہم کو دور کیا جائے۔ لیکن معاملہ حقیقت میں برعکس ہے کیونکہ نبی کی نبوت بھی اس کی ولایت سے افضل ہوتی ہے۔ ولایت میں تنگیِ سینہ کے سبب مخلوق کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی، لیکن نبوت میں انشراحِ صدر کے کامل ہونے کی وجہ سے نہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ سے رکاوٹ بنتی ہے اور نہ مخلوق کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ رکاوٹ بنتی ہے۔ نبوت میں صرف مخلوق کی طرف ہی توجہ نہیں ہوتی تاکہ اس ولایت کو نبوت پر ترجیح دیں جس میں توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ صرف مخلوق کی طرف توجہ رکھنا عوام کالانعام کا مرتبہ ہے۔ نبوت کی شان تو بہت بلند و بالا ہے۔ اس مفہوم کو سمجھنا اہل سکر کے لیے بہت مشکل ہے۔ مستقیم الاحوال بزرگ ہی اس کی پہچان کر سکتے ہیں۔[69] سماجی برائیوں کی اصلاح کے لیے بھی آپؒ کے مکتوبات نے غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اسلامی تعلیمات میں جھوٹ سے بچنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ کچھ احادیث میں اس کو منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے ۔ حضرت امام ربانیؒ اس سے بچنے سے متعلق ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیوں کہ یہ دونوں بُری عادتیں تمام مذہبوں میں حرام ہیں اور ان کے کرنے والے پر بری وعید آئی ہے۔[70]

اس پسِ منظر سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اصلاح معاشرہ کے لیے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ کی انہی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اس دور کے معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں کا قلع قمع ہو گیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنی زندگی میں کوشش کی کہ ہر جہت سے برائیوں کو ختم کیا جائے۔ اس مقصد کے حُصول کے لیے آپؒ ہر اس آدمی کو مکتوب ارسال فرمادیتے جس میں آپؒ بُرائی دیکھتے یا یہ سمجھتے کہ یہ برائی کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

6۔ خلاصہ بحث

صوفیاء کرام نے انسانیت کی تربیت و اصلاح کے لیے دنیا کے مختلف علاقوں میں منظم حلقے قائم کیے۔ وعظ و نصیحت اور تزکیہ و تربیت کے ذریعے ایک روحانی نظام کو رواج دیا۔ اس نظام میں اخلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے ۔یہی وجہ ہے کہ تصوف کے مصادر اولیہ وثانویہ دونوں میں اخلاق کے مختلف پہلوؤں کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ کا شمار گیارہویں صدی ہجری کے صوفیاء کرام میں ہوتا ہے اور آپؒ کے مکتوبات کو تصوف کی اہم کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت امام ربانیؒ نے اپنے وقت کے مقتدر صوفیاء کرام ،اکابرین حکومت، جید علماء کرام، مریدین اور دوسرے سائلین کے نام جو مکتوبات تحریر کیے اُن میں اخلاق کے مختلف پہلوؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جن میں اخلاقِ حسنہ اور سیئہ دونوں کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔دور حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حضرت مجدد پاک کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے ہاتھ، زبان اور قلم کے ذریعے برائیوں کے خاتمے کے لیے دن رات کوشش کرنی چاہیے۔

1.Surah Al-Qalam 68:4

2.Ahmad Bin Hambal , Imam ,Al-Musnad, Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyah , Beirut,2001AD,Vol.6,P.91.

3.Zamzam Publishers,Lahore,N.A.

4.Fared book stall,Lahore,N.A.

5.Maktaba Shair e Rabbani ,Lahore N.A.

6.Farooqi press Delhi,1950.

7.Idara Mujaddidia ,Karachi, N.A.

8.Maktaba Subh e Noor , Faisalabad,N.A.

9.Shair e Rabbani Publications ,Karachi,2010 AD.

10.Sarhand publications ,Karachi 1985 AD.

11.Jalalia publications ,Lahore ,2014 AD.

12.Hamid and Company,Lahore 1997 AD.

13.Idara Islamiyat , Lahore 1992 AD.

14.Markazi Majlis e Raza,Lahore, 1992 AD.

15. Shair e Rabbani Publications,Lahore,2008 AD.

16.Maktaba Nabvia,Lahore,1991 AD.

17.Maktaba Hamdia,Lahore, N.A.

18.Maktaba Jamal e Karam,Lahore,N.A.

19.Darul ishaat,urdu bazar,Karachi, N.A.

20. Darul ishaat,urdu bazar,Karachi, N.A.

21. Shair e Rabbani Publications,Lahore,2008 AD.

22. Shair e Rabbani Publications,Lahore,2008 AD.

23.Tahqeeqaat,Mohi ud Din building,darbar market,Lahore,2008 AD.

24. Shair e Rabbani Publications,Lahore,2008 AD.

25. Shair e Rabbani Publications,Lahore,2008 AD.

26.Imam Rabbani foundation,Karachi,2008 AD.

27. Imam Rabbani foundation,Karachi,2008 AD.

28.Al-Saqafa Al-Islamiah,june 2019 AD,P:141-152.

29.Al-Ihsan,2016,P:45-56.

30.Peshawar Islamicus,2015,P:23-40.

31. Fikr o Nazar ,December 1984,P:73-75.

32. Fikr o Nazar ,December 1984,P:54-64.

33. Al-Ihsan,2014,P:128-134.

34.Burjis,june,2017 AD, P:1-19.

35.Al-Ilm,December 2017 AD,P:43-56.

36.Al-Ihsan,2015 AD,P:98-108.

37.Maarif e Islami,2016 AD.

38.Jihat-ul-Islam,2010 AD.

39.Fikr o Nazar ,2004,P:61-81.

40.Al-Seerah Aalami,2005,P:371-392.

41.Al-Ihsan,2015 AD,96-123.

42.Al-Ihsan,2014 AD,74-82.

43.Pakistan Journal of Islamic Research ,2013,AD,P:53-68.

44.Al-Qalam,june 2014 AD,P:303-313.

45.Al-Saqafa Al-Islamiah,2004 AD,P:148-163.

46.Fikr O Nazar,1965 AD,P:189,207.

47.Al-Baseerah,2016 AD,P:87-110.

48. Fikr O Nazar,1968 AD,P:233-240.

49. Fikr O Nazar,2006 AD,P:3-27.

50.Al-Qalam,june 2010 AD,P:236-248.

51.Lowais Malof,Al-Monjid,Translation,Abdul Hafeez,Molana,Khazeena Ilm wa Adab,Lahore,2006 AD,P:216.

52.Mulla Jewan,Ahmad,Sheikh,Molana,Noor-ul-Anwaar,Maktaba Rahmania,Lahore,2011 AD,P:9.

53.Nadvi,Molana Abul Hasan Ali,Tareekh Dawat wa Azeemat,Majlis Nashriyat Islam,Karachi,N.A, Vol.4,P:138.

54.Mojadid Alf Sani,Maktobaat Imam Rabbani,Translation,Molvi Aalim Al-Din,Taleemi printing press,Lahore,N.A,Vol.1,P:15.

55. Mojadid Alf Sani,Maktobaat Imam Rabbani,Translation,Molvi Aalim Al-Din, Vol.1,P:15.

56.Zawwar Husain Shah,Syed,Hazrat Mojadid Alf Sani,Zawwar academy,Karachi,N.A,P:153.

57. Mojadid Alf Sani,Maktobaat Imam Rabbani,daftar soom,P:104.

58. Imam Rabbani,Sheikh Ahmad Sarhandi, Maktobaat Imam Rabbani,Translation,Qazi Aalim Al-Din,Shabeer brothers,Lahore,Vol.2,P:380.

59.Surah Luqman,31:6.

60.Tabree,Muhammad bin Jareer,Imam,Jami-ul-Bayan an Taweel Aaya Al-Quran, Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyah , Beirut,2009 AD,Vol.21,P.75.

61.Ali Mottaqi,Imam,Kanz-ul-Ummal, Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyah , Beirut,2009 AD,Hadith,40662,Vol.21,P:75.

62.Dailmi,Al-Mosnad, Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyah , Hadith:3161,Vol.1,P:483.

63.Surah Al-Hujraat,49:12.

64.Tabree, Jami-ul-Bayan an Taweel Aaya Al-Quran,Vol.26,P:158.

65.Sarhandi,Sheikh Ahmad,Maktobaat Imam Rabbani,Vol.1,P:103.

66. Sarhandi,Sheikh Ahmad,Maktobaat Imam Rabbani,Vol.1,P:173.

67. Sarhandi,Sheikh Ahmad,Maktobaat Imam Rabbani,Vol.1,P:188.

68. Sarhandi,Sheikh Ahmad,Maktobaat Imam Rabbani,Vol.1,P:265.

69. Sarhandi,Sheikh Ahmad,Maktobaat Imam Rabbani,Vol.1,P:300.

70.Ahmad Bin Hambal,Al-Mosnad,Baqi Mosnad Al-Ansaar,Hadith Abi Al-Tufail Aamir Bin Wasla Rady Allah Anho,Hadith 23855,Vol.5,P:455.